



بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم

نشے کی حالت میں دی گئی طلاق کیا واقع ہو جاتی ہے؟ اگر ہو جاتی ہے تو اس کی شرائط کیا ہیں؟ بدلائل وضاحت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ** ”اے ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتیٰ کہ جو کہہ رہے ہو اسے تم جانتے لگو۔“ (النساء: 43) چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نشے کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا شراب نوشی کی ہے؟“ تو ایک شخص نے اٹھ کر اس آدمی کا منہ سونچا تو اسے شراب کی بو نہ آئی“ (صحیح مسلم حدیث نمبر 1695) یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اگر اس نے شراب نوشی کی ہوتی تو رسول کریم ﷺ اس کے اقرار کو قبول نہ کرتے، اس لیے نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ عثمان بن عفان اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول بھی یہی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بھی اس قول کا کوئی مخالف نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ مجھوں، پاگل اور نشے کی طلاق نہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ نشے اور جبر کردہ شخص کی طلاق جائز نہیں۔ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ثابت ہے اور ہمارے علم میں کوئی بھی صحابی اس میں ان کا مخالف نہیں ہے۔“ (مجلد البحوث الاسلامیہ (252/32) الموسوعة الشفعية (18/29) الانصاف (8/433) واللہ تعالیٰ اعلم